45564-کیا دوماہ کا حمل ساقط ہونے پر آنے والا خون نفاس ہوگا ؟

سوال

میں حاملہ تھی اور دوماہ بعد حمل ساقط ہوگیا لھذا میں نے ایک محترمہ سے اس کے بارہ میں شرعی حکم پوچھا کہ آیا میں رمضان کے روزے رکھ سکتی اور نماز ادا کرسکتی ہوں ، تو اس کا جواب تھا جی ہاں آپ روزے رکھیں اور نماز بھی ادا کریں ، اس لیے کہ ابھی بچے میں روح نہیں پھونکی گئی تھی ، لھذا اسے استحاضہ ہی شمار کیا جائے گا ، لھذا بالفعل میں نے روزے بھی رکھے اور نمازیں بھی ادا کیں ۔
لیکن مجھے ایک اور ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کو روزوں کی قضاء کرنا ہوگی ، اب آپ بتائیں کہ صحیح حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

سائلہ بہن آپ نے اس مسئلہ میں جو دو قول سنے ہیں اس کی وجہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے ، اس لیے اس میں اہل علم کا صحیح قول یہی ہے کہ جب عورت مخلق یعنی وہ بچہ جس کی تخلیق واضح ہوچکی ہو کا حمل ساقط کرے تو وہ نماز روزہ چھوڑے گی اور اسے نفاس کا خون شمار کیا جائے گا ۔

لیکن اگر وہ مخلق یعنی بچے کی شکل وصورت واضح نہ ہوئی ہو اور یہ حمل ساقط ہوجائے تو اسے نفاس شمار نہیں کیا جائے گا بلکہ یہ خون فاسد ہوگا اور عورت نماز روزہ کی ادائیگی کرے گی ، کم از کم مدت جس میں بچے کی تخلیق اور شکل وصورت واضح ہوتی ہے وہ اکیاسی (81) یوم ہیں ۔

اللجنۃ الدائمۃ (مستقل فتوی کمیٹی) کے علماء کرام کہتے ہیں :

جب بچے کی تخلیق ہوچکی ہو اور اس کے اعضاء ہاتھ پاؤں اور سر وغیرہ واضح ہوچکے ہوں ، تو اس حالت میں خون آتا رہے تو چالیس یوم تک خون آنے کی حالت میں خاوند کے لیے بیوی سے جماع کرنا حرام ہے ، لیکن اگر چالیس یوم سے قبل ہی خون بند ہوجائے تو بیوی کے غسل کے بعد اس سے جماع کرنا جائز ہے ۔

لیکن اگر بچے کے اعضاء ظاہر نہ ہوئے ہوں اور اس کی تخلیق واضح نہیں ہوئی تو اس حالت میں حمل ساقط ہونے خاوند اپنی بیوی سے جماع کرسکتا ہے چاہے خون آتا بھی ہو کیونکہ یہ خون نفاس کا خون شمار نہیں ہوگا ، بلکہ یہ خون فاسد ہے اس حالت میں وہ نماز بھی ادا کرے گی اور روزے بھی رکھے گی ۔

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (422/5) ۔

اور شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

جب عورت ایسا حمل ساقط کرے جس میں انسان کی تخلیق واضح ہوچکی ہو اور سر پاؤں اور ہاتھ وغیرہ واضح ہوچکے ہوں تو اسے نفاس والی شمار کیا جائے گا ، اور اس کے احکام بھی نفاس والی عورت کے ہوں گے نہ تو وہ نماز ادا کرے گی اور نہ ہی روزہ رکھے گی ، اور نہ ہی اپنے خاوند سے جماع کے لیے حلال ہے لیکن جب چالیس یوم مکمل ہوجائیں یا پھر اس سے قبل ہی پاک ہوجائے تو اس پر غسل کرکے نماز ادا کرنی اور روزہ رکھنا واجب ہوگا ، اور اپنے خاوند کے لیے بھی حلال ہوجائے گی ۔ ۔ ۔

لیکن جب عورت کا ساقط کردہ صرف ایک گوشت کا لوتھڑا ہو جس میں شکل وصورت واضح نہ ہوئی ہو یا پھر جما ہوا خون ہو تو اس صورت میں حمل ساقط ہونے کے بعد آنے والا خون استحاضہ شمار ہوگا اسے نفاس کا حکم نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی وہ حیض کے حکم میں ہوگا ۔

لھذاوہ عورت نماز بھی ادا کرے گی اورروزے بھی رکھے گی، اوراپنے خاوند کے جماع کے لیے بھی حلال ہوگی۔۔۔ اس لیے کہ وہ اہل علم کے ہاں استحاضہ کے حکم میں ہے۔

دیکھیں: فتاوی الاسلامیۃ (243/1)۔

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اہل علم کا کہنا ہے: اگر توانسان کی شکل وصورت واضح ہوچکی ہو تو اس حالت میں ساقط ہونے کے بعد آنے والا خون نفاس شمار ہوگا، جس میں عورت نہ تو نماز ادا کرے گی اور نہ ہی روزہ رکھے گی، اورخاوند بھی پاک صاف ہونے تک اس سے اجتناب کرے گا۔

لیکن اگر ساقط ہونے میں تخلیق واضح نہ ہو تو اس حالت میں آنے والا خون نفاس شمار نہیں ہوگا بلکہ وہ خون فاسد ہے جس کی بنا پر نماز روزہ ترک نہیں کرے گی اور نہ ہی کچھ اور۔

اہل علم کا کہنا ہے: بچے کی شکل وصورت واضح ہونے کی کم ازکم مدت اکیاسی (81) یوم ہیں۔۔۔۔

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلمۃ (1/304–305)

واللہ اعلم.